ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1980

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-6 (1980)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1 تا 4)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں مکمل سورتوں یا درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

ترجمہ قرآن-6 بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر) کا وہ کورس ہے جس میں قرآن مجید کے منتخب حصوں کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ پچھلے کورسز سے آگے بڑھتا ہوا سورۃ محمد سے سورۃ العادیات تک کے منتخب مقامات کا احاطہ کرتا ہے، جن میں مدنی احکام والی سورتیں بھی ہیں اور جزو عمّ کی مختصر مکی سورتیں بھی۔ امتحانی مشق نمبر 1 یونٹ نمبر 1 تا 5 پر مشتمل ہے جس میں پانچ سوالات دیے گئے ہیں: سورۃ محمد مکمل، سورۃ الذاریات مکمل، سورۃ الممتحنہ، سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ مکمل، سورۃ الملک مکمل اور سورۃ المعارج مکمل، یعنی کل دو سو دس آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ ہر سوال کے بیس نمبر ہیں، کل نمبر سو اور کامیابی کے نمبر پچاس ہیں۔ اس گائیڈ میں ہر سوال کا جواب ایک ہی طریقے پر مرتب کیا گیا ہے: پہلے تعارف، پھر اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول کی صورت میں، اس کے بعد آیات کے گروہوں میں بامحاورہ ترجمہ، پھر اہم نکات اور آخر میں اختتام، تاکہ طالب علم ترتیب سے پورا ترجمہ سمجھ کر اپنے الفاظ میں تحریر کر سکے۔ گائیڈ کے آخر میں ضمیمہ کی شکل میں ہر سوال کی آیات کی تعداد دکھائی گئی ہے جس سے نصاب کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 1 (20 نمبر)

سوال: سورۃ محمد کی آیت نمبر 01 تا 38 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ محمد قرآن مجید کی سینتالیسویں سورت ہے۔ یہ مدنی سورت ہے اور اس کی کل اڑتیس آیات ہیں، گویا اس سوال میں پوری سورت کا ترجمہ مطلوب ہے۔ سورت کا نام اس کے ذکر سے ماخوذ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا نام گرامی صراحت کے ساتھ آیا ہے۔ چونکہ اس سورت میں جہاد و قتال کے احکام نمایاں ہیں اس لیے اسے سورۃ القتال بھی کہا جاتا ہے۔ سورت کا مرکزی مضمون ایمان و کفر کی کشمکش، میدانِ جنگ میں ثابت قدمی، منافقین کی مذمت اور دونوں فریقوں کے آخری انجام کا بیان ہے، جس کے ساتھ جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی ہولناکی کی ایک دل نشین تصویر بھی پیش کی گئی ہے۔ سوال کے مطابق جواب دو حصوں میں مرتب کیا گیا ہے: پہلے سورت کے اہم مشکل الفاظ کا لفظی

ترجمہ جدول کی صورت میں دیا گیا ہے، تاکہ ہر عربی لفظ کا مفہوم الگ الگ واضح ہو جائے، اور اس کے بعد تمام اڑتیس آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیات کے محسوس گروہوں میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ مضمون کا تسلسل بھی باقی رہے اور کوئی آیت مفہوم سے باہر نہ رہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ بامحاورہ ترجمہ لکھنے سے پہلے لفظی مفاہیم پر غور کرے، کیونکہ بامحاورہ ترجمے کی بنیاد دراصل یہی لفظی سمجھ ہوتی ہے۔

سورۃ کا پس منظر اور مرکزی مضامین

یہ سورت اس دور میں نازل ہوئی جب مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں باقاعدہ قتال کی اجازت مل چکی تھی اور مدینہ کے اندر منافقین کا رویہ کھل کر سامنے آ رہا تھا۔ اس پس منظر میں سورت نے تین گروہوں کا انجام الگ الگ دکھایا ہے: اہلِ ایمان جنہیں ہدایت میں اضافے اور اخروی کامیابی کی بشارت ہے؛ اہلِ کفر جن کے اعمال ضائع ہونے اور دونوں جہانوں کی رسوائی کا اعلان ہے؛ اور منافقین جن کے دلوں کی بیماری، جنگ سے گریز اور دوغلے پن کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اسی تقابل کے دھارے میں جنت کے باغات میں بہتی ہوئی دودھ، شرابِ طہور اور شہد کی نہروں اور دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی کا ذکر آیا ہے، جس سے ہر پڑھنے والے کے سامنے دو راستوں کا فرق پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس سورت کے منتخب مشکل الفاظ یہ ہیں: ”اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ“ یعنی اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے، ”كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ“ یعنی اس نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں، ”اَصْلَحَ بَالَهُمْ“ یعنی ان کی حالت درست کر دی، ”فَضَرْبَ الرِّقَابِ“ یعنی گردنیں مارنا، ”اَثْخَنْتُمُوْهُمْ“ یعنی جب تم انہیں خوب قتل کر چکو، ”شُدُّوا الْوَثَاقَ“ یعنی قیدیوں کو مضبوط باندھ لو، ”مَنًّا“ یعنی احسان کر کے بغیر فدیے چھوڑ دینا، ”فِدَاءً“ یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا، ”تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا“ یعنی جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے یعنی ختم ہو جائے، ”اٰسِنٍ“ یعنی بدبودار، سڑا ہوا پانی، ”مُصَفًّى“ یعنی صاف کیا ہوا شہد، ”مَاءً حَمِيْمًا“ یعنی کھولتا ہوا گرم پانی، ”اَمْعَاءَ“ یعنی آنتیں، ”اَشْرَاطُهَا“ یعنی اس کی علامتیں، ”لَقْوًا“ سے ماخوذ بہتان و لغوبات، ”مَثْوًى“ یعنی ٹھکانا اور ”اَقْفَالُهَا“ یعنی اس کے تالے، یعنی دلوں پر جمود۔ ان الفاظ کا ضبط پوری سورت کے ترجمے کو آسان بنا دیتا ہے۔

جدول 1: سورۃ محمد کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ	ان کے اعمال ضائع کر دیے	كَفَّرَ سَيِّئَاتِهِمْ	ان کی برائیاں دور کر دیں
ضَرْبَ الرِّقَابِ	گردنیں مارنا	الْوَثَاقَ	بندھن، قید کی رسی
فِدَاءً	فدیہ، بدلہ	أَوْزَارَهَا	اس کے بوجھ، ہتھیار
مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ	نہ بگڑنے والا پانی	عَسَلٍ مُّصَفًّى	صاف کیا ہوا شہد
حَمِيمًا	کھولتا ہوا پانی	أَشْرَاطُهَا	اس کی علامتیں
أَقْفَالُهَا	اس کے تالے	الْمَثْوَى	ٹھکانا

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 11

جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے، نیک عمل کیے اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی، اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کی حالت درست کر دی۔ یہ اس لیے کہ کفر کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے حق کی پیروی کی؛ اسی طرح اللہ لوگوں کے لیے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ پس جب تم (میدانِ جنگ میں) کافروں سے مڈبھیڑ کرو تو گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کر چکو تو (باقی ماندہ کو) مضبوطی سے قید کر لو؛ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے (بے فدیہ) چھوڑ دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو، یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہ حکم ہے؛ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا، لیکن (اس نے یہ حکم اس لیے دیا) تاکہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعے آزمائے؛ اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کیے گئے، اللہ ہرگز ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔ وہ انہیں ہدایت دے گا، ان

کی حالت درست کرے گا اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جس کی انہیں پہچان کرا دی گئی ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تباہی ہے اور اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی، تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا، اور (ان) کافروں کے لیے بھی اسی طرح کے انجام ہیں۔ یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 12 تا 19

بے شک اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور کفر کرنے والے (دنیا میں) فائدہ اٹھاتے اور اس طرح کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں، اور آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔ اور کتنی ہی بستیاں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھ کر تھیں جس (کے لوگوں) نے آپ کو نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو کوئی ان کا مددگار نہ ہوا۔ بھلا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو، کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلا ہو؟ اس جنت کی مثال جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو بگڑنے والا نہیں، دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا، شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت ہیں، اور صاف کیے ہوئے شہد کی نہریں ہیں؛ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے۔ (کیا یہ لوگ) ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ ڈالے گا؟ اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی بات کان لگا کر سنتے ہیں، یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے نکلتے ہیں تو علم والوں سے کہتے ہیں: انہوں نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہدایت پائی، اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا اور انہیں ان کا تقویٰ عطا کیا۔ پس یہ لوگ بس اسی انتظار میں ہیں کہ قیامت ان پر اچانک آ جائے؛ اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں، پھر جب وہ آ جائے گی تو انہیں نصیحت پکڑنے کا موقع کہاں رہے گا؟ پس جان لیجیے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے قصوروں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بخشش مانگیے؛ اور اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ کو جانتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات20 تا28

ایمان والے کہتے ہیں: کوئی (ایسی) سورت کیوں نازل نہیں ہوئی (جس میں جنگ کا حکم ہو)؟ پھر جب ایک واضح سورت نازل کر دی گئی اور اس میں جنگ کا ذکر آیا تو آپ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف ایسی نظر سے دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو؛ پس ان کے لیے افسوس ہے۔ (ان کے لیے بہتر تھا) فرمانبرداری اور اچھی بات کہنا؛ پھر جب معاملہ پختہ ہو جائے تو اگر وہ اللہ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لیے بہتر ہو۔ بھلا اگر تم منہ پھیر لو تو کیا تم سے اس کے سوا کوئی توقع ہے کہ تم زمین میں فساد کرو گے اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، پھر انہیں بہرا اور اندھا کر دیا۔ کیا پھر وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟ بے شک جو لوگ پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے، اس کے بعد کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی، شیطان نے ان کے لیے (ان کے اعمال) خوشنما بنا دیے اور انہیں لمبی امیدیں دلائیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہا: ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مان لیں گے؛ اور اللہ ان کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ پھر (ان کا) کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان قبض کریں گے، ان کے منہوں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے؟ یہ اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس سے اللہ ناراض ہوا اور اس کی رضا کو ناپسند کیا، تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔

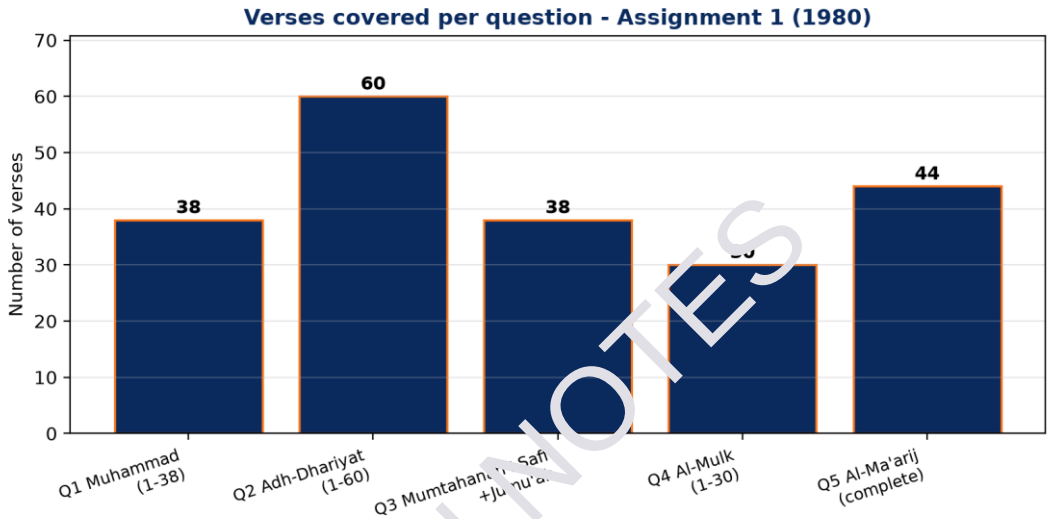
بامحاورہ ترجمہ: آیات29 تا38

کیا جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے انہوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ اللہ ان کے بغض و کینے کو ظاہر ہی نہیں کرے گا؟ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو وہ لوگ دکھا دیں، پھر آپ انہیں ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے؛ اور آپ انہیں ضرور بات کے انداز سے پہچان لیں گے؛ اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمہارے حالات کو پرکھ لیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی، وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اور وہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو، رسول کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے، اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ پس تم

کمزوری نہ دکھاؤ اور (خود) صلح کی طرف نہ بلاؤ، حالانکہ تم ہی غالب ہو، اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال میں ہرگز کمی نہیں کرے گا۔ دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے؛ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا۔ اگر وہ تم سے مال مانگے اور اصرار کرے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا۔ سنو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں؛ اور جو بخل کرتا ہے وہ دراصل اپنے ہی نفس سے بخل کرتا ہے؛ اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو؛ اور اگر تم منہ پھیر لو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا، پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

اہم نکات اور حاصل

اس سورت سے چند بنیادی اسباق نکلتے ہیں۔ اول یہ کہ اعمال کی قبولیت کی بنیاد ایمان اور اتباعِ حق ہے، جسے ناپسند کرنے والوں کے بڑے سے بڑے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ دوم یہ کہ میدانِ جنگ کے احکام بھی انسانی اصولوں سے بندھے ہوئے ہیں: قتال کی اجازت مدافعت اور فتنے کے خاتمے تک محدود ہے اور قیدیوں کے ساتھ احسان یا فدیے کا سلوک مقرر ہے، جو اس دور کی رائج بے رحمی کے مقابلے میں غیر معمولی نرمی تھی۔ سوم یہ کہ نفاق محض ایک سیاسی رویہ نہیں بلکہ دلوں کی بیماری ہے جس کی علامت قرآن سے بے توجہی، جہاد سے گریز اور اہلِ حق سے حسد ہے۔ چہارم یہ کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور مدد کرنا دراصل اپنے ہی فائدے کے لیے ہے، کیونکہ اللہ بے نیاز ہے اور انسان محتاج؛ بخل کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ یاد رہے کہ احکام کے عملی اطلاق اور فقہی تفصیلات کے لیے اہلِ علم سے رجوع ضروری ہے؛ اس گائیڈ کا مقصد صرف ترجمے کا مفہوم سمجھانا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1980)۔

اختتام

خلاصے کے طور پر سورۃ محمد حق و باطل کی کشمکش، ثابت قدمی، نفاق کی مذمت اور دونوں انجاموں کی جامع سورت ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ آیات 4 تا 7، آیت 15 اور آیات 24 تا 31 کے ترجمے خاص توجہ سے یاد کرے، کیونکہ امتحانی اور فہمی لحاظ سے یہ مقامات نمایاں ہیں۔ لفظی جدول کے الفاظ ازبر کر لینے کے بعد بامحاورہ ترجمہ اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کی جائے تو سوال کا پورا حق ادا ہو جائے گا۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الذاریات کی آیت نمبر 01 تا 60 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com

تعارف

سورۃ الذاریات قرآن مجید کی اکاون ویں سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل ساٹھ آیات ہیں؛ اس سوال میں آغاز سے اختتام تک پوری سورت کا ترجمہ مطلوب ہے۔

"الذاریات" ان ہواؤں کو کہتے ہیں جو مٹی اور باریک ذروں کو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں، اور سورت کا آغاز انہی ہواؤں کی قسموں سے ہوتا ہے۔ سورت کا بنیادی محور دو باتیں ہیں: آخرت اور جزا و سزا کا یقین دلانا، اور اللہ کی توحید و قدرت کی نشانیاں پیش کرنا۔ اس کے لیے گزشتہ قوموں، یعنی قومِ لوط، موسیٰ و فرعون، قومِ عاد، قومِ ثمود اور قومِ نوح کے واقعات بطور عبرت پیش کیے گئے ہیں، اور سورت کے اختتام پر انسان و جن کی تخلیق کا مقصد یعنی عبادت واضح کر دیا گیا ہے۔ جواب کی ترتیب حسبِ سوال یہ ہے کہ پہلے منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں دیا گیا ہے، پھر پوری سورت کا بامحاورہ ترجمہ چار گروہوں میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ قسموں سے لے کر آخری وعید تک کا پورا سلسلہ مفہوم کے ساتھ مکمل ہو جائے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس سورت کے منتخب مشکل الفاظ یہ ہیں: "الذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا" یعنی بکھیرنے والی ہوائیں، "الْحٰمِلٰتِ وِقْرًا" یعنی بوجھ اٹھانے والے بادل، "الْجٰرِیٰتِ یُسْرًا" یعنی نرمی سے چلنے والی کشتیاں یا ہوائیں، "الْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا" یعنی معاملات کی تقسیم کرنے والے فرشتے، "ذَاتِ الْحُبُکِ" یعنی راستوں والا آسمان، "الْخَرّٰصُوْنَ" یعنی اٹکل پچو باتیں کہنے والے، "یُفْتَنُوْنَ" یعنی وہ آزمائے جائیں گے یا جلائے جائیں گے، "یَهْجَعُوْنَ" یعنی وہ سوتے تھے، "بِالْاَسْحَارِ" یعنی سحری کے اوقات میں، "ذِی الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ" یعنی قوت والا، مضبوط، "ذَنُوْبًا" یعنی حصہ، ڈول بھر سزا، "سَقَرَ" کے برخلاف یہاں "الرَّمِیْمِ" یعنی بوسیدہ، پرانی چیز، اور "الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ" یعنی بانجھ، تباہ کن ہوا۔ یہ الفاظ اس سورت کے الفاظی خزانے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

جدول 1: سورۃ الذاریات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ

راستے، خوبصورتی	الْحُبُک	بکھیرنے والی ہوائیں	الذّٰرِیَات
وہ سوتے تھے	یَھْجَعُوْن	اٹکل کہنے والے	الْخَرّٰصُوْن
مٹانے والیاں (معنی سیاق سے)	الْمٰحِقٰت	سحری کے اوقات	اَلْاَسْحَار
بانجھ تباہ کن ہوا	الرِیحَ الْعَقِیم	بوسیدہ ہڈی مٹی	الرَّمِیم
حصہ، سزا کا ڈول	ذَنُوبًا	مضبوط، زبردست	الْمَتِین
تاکہ میری عبادت کریں	لِیَعْبُدُوْن	پس اللہ کی طرف دوڑو	فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہِ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 19

قسم ہے بکھیرنے والی ہواؤں کی جو خوب بکھیرتی ہیں، پھر بوجھ اٹھانے والے (بادلوں) کی، پھر آسانی سے رواں دواں (کشتیوں یا ہواؤں) کی، پھر معاملات کو تقسیم کرنے والے (فرشتوں) کی؛ بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے، اور بے شک جزا واقع ہو کر رہے گی۔ قسم ہے راستوں والے آسمان کی؛ بے شک تم (قیامت کے بارے میں) مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو؛ اس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو (حق سے) پھرا ہوا ہے۔ اٹکل پچو باتیں کرنے والے مارے گئے، جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں؛ وہ پوچھتے ہیں: جزا کا دن کب آئے گا؟ (وہ اس دن آئے گا) جس دن وہ آگ پر آزمائے جائیں گے: اپنی آزمائش (کے عذاب) کا مزہ چکھو؛ یہی ہے وہ چیز جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے، اپنے رب کی عطا کردہ نعمتیں لیتے ہوئے؛ بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔ وہ رات کو بہت کم سوتے تھے، اور سحری کے اوقات میں بخشش مانگا کرتے تھے، اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حق تھا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات20 تا37

اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں، اور خود تمہارے اندر بھی؛ کیا تم دیکھتے نہیں ؟ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ پس آسمان و زمین کے رب کی قسم! یہ بات بالکل سچی ہے، جیسے تم بول رہے ہو۔ کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے ؟ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا؛ انہوں نے بھی سلام کہا؛ (ابراہیم نے دل میں کہا:) یہ اجنبی لوگ ہیں۔ پھر چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک موٹا تازہ بچھڑا (بھنا ہوا) لے آئے، اسے ان کے سامنے رکھا اور کہا: آپ کھاتے کیوں نہیں؟ پھر ان سے (دل میں) کچھ خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا: ڈریے نہیں، اور انہیں ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر ان کی بیوی حیرت سے آواز نکالتی ہوئی آگے بڑھی، اپنا منہ پیٹا اور کہا: (میں تو) بڑھیا (اور) بانجھ ہوں۔ انہوں نے کہا: تمہارے رب نے اسی طرح فرمایا ہے؛ بے شک وہ حکمت والا، جاننے والا ہے۔ ابراہیم نے کہا: اے بھیجے ہوئے فرشتو! تمہارا اصل کام کیا ہے ؟ انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، تاکہ ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائیں، جو آپ کے رب کے ہاں حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان زدہ ہیں۔ پس جو ایمان والے اس (بستی) میں تھے ہم نے انہیں نکال لیا؛ لیکن وہاں مسلمانوں کا ایک گھر کے سوا کوئی گھر نہ پایا۔ اور ہم نے اس میں ڈرنے والوں کے لیے ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات38 تا49

اور موسیٰ (کے واقعے) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے انہیں فرعون کی طرف واضح دلیل دے کر بھیجا، تو فرعون نے اپنی قوت کے بل پر منہ پھیر لیا اور کہا: یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا، اور وہ اپنے آپ کو ملامت کے قابل بنا چکا تھا۔ اور عاد (کے واقعے) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر بانجھ ہوا بھیجی؛ وہ جس چیز پر سے گزرتی اسے بوسیدہ چیز کی طرح کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور ثمود (کے واقعے) میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا: ایک مقررہ وقت تک فائدہ اٹھالو؛ پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو انہیں کڑک نے آپکڑا، اور وہ دیکھ رہے تھے؛ پھر نہ وہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے۔ اور اس

سے پہلے نوح کی قوم کو بھی (ہم نے ہلاک کیا)؛ بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور آسمان کو ہم نے قوت سے بنایا اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے بچھایا، پس ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 50 تا 60

پس اللہ کی طرف دوڑو؛ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے واضح ڈرانے والا ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ ٹھہراؤ؛ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے واضح ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس بھی جو رسول آیا انہوں نے یہی کہا: یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اس (بات) کی وصیت کی تھی؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ سرکش ہیں۔ پس آپ ان سے منہ پھیر لیجیے، آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور نصیحت کرتے رہیے، کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے نہ کوئی رزق چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا، مضبوط ہے۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے لیے بھی (عذاب کا) حصہ ہے جیسے ان کے ساتھیوں کا حصہ تھا، لہٰذا وہ مجھ سے جلدی نہ کریں۔ پس جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تباہی ہے اس دن کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

اہم نکات اور حاصل

سورت کے اہم نکات یہ ہیں: قسمیں محض تبرک کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے وقوع کی دلیل کے طور پر آئی ہیں، کیونکہ پانی، بادلوں، کشتیوں اور فرشتوں کا منظم نظام ایک مدبر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اہلِ تقویٰ کی صفات میں قیام اللیل، سحری کے وقت استغفار اور مال میں سائل و محروم کا حق نمایاں ہے، جو بتاتا ہے کہ عبادت اور انسانی خدمت ایک ہی راستے کے دو پہلو ہیں۔ تخلیق کا مقصد آیت 56 میں ایک جملے میں بیان کر دیا گیا ہے: عبادت؛ اور ساتھ یہ بھی واضح ہے کہ اللہ عبادت سے بے نیاز ہے، فائدہ خود انسان کو پہنچتا ہے۔ گزشتہ قوموں کے واقعات بتاتے ہیں کہ تکبر اور جھٹلانے کا انجام ہر دور میں ایک سا رہا ہے۔ طالب علم کو آیت 56 اور آیت 50 خاص طور پر مع ترجمہ ازبر کرنی چاہییں۔

اختتام

حاصلِ کلام یہ کہ سورۃ الذاریات آخرت کے یقین، قدرت کی نشانیوں اور عبادت کے مقصد پر مشتمل جامع مکی سورت ہے۔ لفظی جدول یاد کر کے بامحاورہ ترجمہ اپنے الفاظ میں لکھا جائے تو سورت کا کوئی حصہ مفہوم سے خالی نہیں رہے گا۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الممتحنہ، سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں تین مدنی سورتوں کا مکمل ترجمہ مطلوب ہے: سورۃ الممتحنہ (سورت نمبر 60، تیرہ آیات)، سورۃ الصف (سورت نمبر 61، چودہ آیات) اور سورۃ الجمعہ (سورت نمبر 62، گیارہ آیات)؛ مجموعی طور پر اڑتیس آیات بنتی ہیں۔ تینوں سورتیں ترتیب میں بھی متصل ہیں اور مضامین میں بھی گہرا ربط رکھتی ہیں: الممتحنہ میں اہلِ ایمان کے کفار سے تعلقات کی حدود، مہاجر عورتوں کے احکام اور بیعتِ نساء بیان ہوئی ہے؛ الصف میں قول و فعل کے تضاد کی مذمت، اللہ کی راہ میں صف بستہ جہاد کی فضیلت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا ذکر ہے؛ اور الجمعہ میں رسول کی بعثت کی نعمت، علم پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال اور نمازِ جمعہ کے احکام آئے ہیں۔ یہ تینوں سورتیں مل کر ایک مومن معاشرے کی خارجی پالیسی، داخلی اخلاقیات اور اجتماعی عبادت کا نقشہ پیش کرتی ہیں۔ جواب میں پہلے تینوں سورتوں کے مشترک و اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں دیا گیا ہے، پھر ہر سورت کا بامحاورہ ترجمہ الگ عنوان کے تحت مکمل پیش کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ" یعنی میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، "تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ" یعنی تم ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو، "يُقَاتِلُوكُمْ" یعنی وہ تم سے لڑیں، "أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" یعنی بہترین نمونہ، "فَامْتَحِنُوهُنَّ" یعنی ان (عورتوں) کا امتحان کر لو، "لَا تَرْجِعُوهُنَّ" یعنی انہیں واپس نہ بھیجو، "يُبَايِعْنَكَ" یعنی وہ آپ سے بیعت کریں، "بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ" یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار، عمارت، "زَاغُوا" یعنی وہ ٹیڑھے ہو گئے، "الْحَوَارِيُّونَ" یعنی حضرت عیسیٰ کے خاص ساتھی، "الْأُمِّيِّينَ" یعنی ان پڑھ لوگ، "يَحْمِلُ أَسْفَارًا" یعنی کتابیں اٹھائے ہوئے (گدھا)، "انفَضُّوا" یعنی بکھر کر چل دیے اور "يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ" یعنی وہ ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے۔ یہ الفاظ تینوں سورتوں کی کلید ہیں۔

جدول ۶: سورۃ الممتحنہ، الصف اور الجمعہ کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
أَوْلِيَاء	دوست، کارساز	أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	بہترین نمونہ
فَامْتَحِنُوهُنَّ	ان کا امتحان لو	يُبَايِعْنَكَ	آپ سے بیعت کریں
بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ	سیسہ پلائی عمارت	الْحَوَارِيُّونَ	خاص ساتھی، حواری
زَاغُوا	ٹیڑھے ہو گئے	الْأُمِّيِّينَ	ان پڑھ لوگ
أَسْفَارًا	بڑی کتابیں	انفَضُّوا	بکھر کر چل دیے
وَيُزَكِّيهِمْ	اور انہیں پاک کرتا ہے	فَاسْعَوْا	پس دوڑ کر جاؤ، کوشش سے جاؤ

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الممتحنہ (مکمل، 13 آیات)

اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ؛ تم ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ اس حق کا انکار کر چکے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے؛ وہ رسول کو اور تم کو صرف اس لیے نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد اور میری رضا کی تلاش میں نکلے ہو تو (ان سے دوستی نہ کرو)؛ تم ان سے پوشیدہ دوستی رکھتے ہو، اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو؛ اور تم میں سے جو ایسا کرے وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پا لیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور برائی کے ساتھ تمہاری طرف ہاتھ اور زبانیں بڑھائیں گے اور چاہیں گے کہ تم بھی کفر کرو۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتہ دار تمہارے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد؛ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان سے بری ہیں؛ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا، یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر ایمان لے آؤ؛ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا (مستثنیٰ ہے) کہ میں آپ کے لیے ضرور بخشش مانگوں گا، حالانکہ میں آپ کے لیے اللہ سے کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر بھروسا کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ (آزمائش کا ذریعہ) نہ بنا اور اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے؛ بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔ بے شک تمہارے لیے ان میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے؛ اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ بے نیاز، قابلِ تعریف ہے۔ امید ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے جن سے تم نے دشمنی کی، ان کے درمیان دوستی پیدا کر دے؛ اور اللہ قدرت رکھنے والا ہے، اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، اللہ تمہیں ان سے نیکی اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا؛ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ کی، تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں مدد کی؛ اور جو ان سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لو؛ اللہ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے؛ پھر اگر تم جان لو کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ بھیجو؛ نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ مرد ان کے لیے حلال ہیں؛ اور ان (کافر شوہروں) کو وہ دے دو جو انہوں نے خرچ کیا تھا (یعنی

ان کے حق مہر کی رقم)؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جب تم انہیں ان کے مہر دے دو؛ اور کافر عورتوں کے عصمت (نکاح) کو نہ پکڑ کر رکھو، اور جو تم نے خرچ کیا تھا وہ مانگ لو، اور وہ بھی مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا؛ یہ اللہ کا فیصلہ ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے؛ اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی تم سے نکل کر کافروں کی طرف چلی جائے اور پھر تمہیں (ان سے بدلہ لینے کا) موقع مل جائے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا؛ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے گھڑا ہوا بہتان نہیں لائیں گی اور کسی اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو ان سے بیعت لے لیجیے اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگیے۔ بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا؛ وہ آخرت سے ایسے ہی مایوس ہو چکے ہیں جیسے کافر قبروں والوں سے مایوس ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ سورۃ الصف (مکمل، 14 آیات)

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ بڑی ناراضگی کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں؛ پھر جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا؛ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے، ان کا نام احمد ہو گا؛ پھر جب وہ رسول واضح دلیلیں لے کر ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو؟ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے، خواہ مشرک ناپسند کریں۔ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب

سے بچالے؟(وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو؛ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور ہمیشگی کے باغات میں عمدہ رہائش گاہوں میں؛ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور (ایک نعمت) اور بھی جو تم پسند کرتے ہو: اللہ کی طرف سے مدد اور قریب کی فتح؛ اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بن جاؤ، جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار کون ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں؛ پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا؛ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی تو وہ غالب آ گئے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الجمعہ (مکمل، 11 آیات)

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، جو بادشاہ، پاکیزہ، غالب، حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے، اور دوسروں میں سے بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے؛ اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے؛ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا، اس گدھے جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو؛ ان لوگوں کی مثال کتنی بری ہے جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا؛ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ کہہ دیجیے: اے یہودیو! اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ اپنے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے (اعمال) کی وجہ سے اس کی کبھی تمنا نہیں کریں گے؛ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ کہہ دیجیے: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں آ ملے گی، پھر تم غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے رہے۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف کوشش سے چلو اور خرید و فروخت چھوڑ دو؛ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بکھر کر چل دیتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں؛ کہہ دیجیے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے؛ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اہم نکات اور حاصل

تینوں سورتوں کے مشترکہ اسباق درج ذیل ہیں۔ الممتحنہ سکھاتی ہے کہ وفاداری کی سرحد عقیدہ ہے، مگر اس کے ساتھ یہ توازن بھی قائم رکھتی ہے کہ جن غیر مسلموں نے جنگ نہیں کی اور گھروں سے نہیں نکالا، ان سے نیکی اور انصاف جائز بلکہ پسندیدہ ہے؛ اور مہاجر عورتوں کے احکام اس دور میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کی انوکھی مثال ہیں۔ الصف کی مرکزی تعلیم قول و فعل کی یکسانیت اور صف بستہ اجتماعی کوشش ہے، اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت "احمد" کی صراحت رسالت کی اہم دلیل ہے۔ الجمعہ بتاتی ہے کہ علم کا اصل مقصد تزکیہ اور عمل ہے، محض کتابوں کا بوجھ اٹھانا نہیں۔ اور بعد کے احکام میں عبادت اور معاش کا خوبصورت توازن دکھایا گیا ہے: اذان پر تجارت موقوف، نماز کے بعد رزق کی تلاش پھر شروع۔ عملی فقہی معاملات میں اہلِ علم کی رہنمائی لازم ہے۔

اختتام

مختصر یہ کہ یہ تین سورتیں ایک مومن جماعت کی پہچان، اس کے تعلقات کی حدود اور اس کی اجتماعی زندگی کا مکمل خاکہ ہیں۔ طالب علم کے لیے آیتِ امتحان (الممتحنہ 10)، بیعتِ نساء (الممتحنہ 12)، آیتِ تجارت (الصف 10 تا 11) اور احکامِ جمعہ (الجمعہ 9 تا 10) کے ترجمے خاص اہمیت رکھتے ہیں، انہیں خاص توجہ سے لکھا جائے۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الملک کی آیت نمبر 01 تا 30 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الملک قرآن مجید کی ساٹھویں سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل تیس آیات ہیں؛ اس سوال میں پوری سورت کا ترجمہ مطلوب ہے۔ "الملک" یعنی بادشاہی و اقتدار، اور سورت کا آغاز ہی اس اعلان سے ہوتا ہے کہ تمام اقتدار اسی پاک ذات کے ہاتھ میں ہے۔ سورت کا بنیادی مقصد انسان کو کائنات میں پروئی ہوئی قدرت کی نشانیوں پر

غور کی دعوت دینا اور غفلت کی زندگی سے جھنجھوڑ کر جگانا ہے۔ اہلِ علم نے اس سورت کی تلاوت کی خاص فضیلت بیان کی ہے اور اسے اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرنے والی سورت کہا گیا ہے، اسی لیے اسے عام طور پر سونے سے پہلے پڑھنے کی عادت بنائی جاتی ہے۔ جواب کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں پیش کیا گیا ہے، پھر پوری تیس آیات کا بامحاورہ ترجمہ تین گروہوں میں دیا گیا ہے: تخلیق و کائنات کی نشانیاں، دوزخ و جنت کا بیان، اور سوالات و چیلنج نما آیات جن میں غور کرنے والے کو جھنجھوڑا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: ”تَبَارَکَ“ یعنی بہت برکت والا ہوا، ”بِیَدِہِ الْمُلْکُ“ یعنی اقتدار اسی کے ہاتھ میں ہے، ”لِیَبْلُوَکُمْ“ یعنی تاکہ وہ تمہیں آزمائے، ”اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا“ یعنی تم میں کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے، ”طِبَاقًا“ یعنی تہ بہ تہ، ایک کے اوپر ایک، ”مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ“ یعنی تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق یا خلل نہیں دیکھو گے، ”خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ“ یعنی ذلیل ہو کر اور تھکی ہوئی (نگاہ)، ”رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ“ یعنی شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ، ”شَھِیْقًا“ یعنی گدھے کی سی مسلسل آواز، ”تَفُوْرُ“ یعنی وہ جوش مارتی ہے، ”تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ“ یعنی قریب ہے کہ غصے سے پھٹ پڑے، ”فَوْجٌ“ یعنی ایک گروہ، جماعت، ”نَذِیْرٌ“ یعنی ڈرانے والا، ”سُحْقًا“ یعنی ہلاکت و دوری، ”کَبِیْرٌ“ سے پہلے ”اَجْرٌ“ یعنی بڑا اجر، ”ذَلُوْلًا“ یعنی نرم، تابعدار زمین، ”مَنَاکِبِھَا“ یعنی اس کے اطراف و کندھے، یعنی راستے، ”النُّشُوْرُ“ یعنی دوبارہ اٹھایا جانا، ”حَاصِبًا“ یعنی پتھر برسانے والی آندھی، ”صَافَّاتٍ وَّیَقْبِضْنَ“ یعنی پر پھیلائے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے، ”مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ“ یعنی اپنے منہ کے بل اوندھا، اور ”مَعِیْنٍ“ یعنی بہتا ہوا، جاری پانی۔

جدول 1: سورۃ الملک کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
تَبَارَکَ	بہت برکت والا	الْمُلْکُ	بادشاہی، اقتدار
طِبَاقًا	تہ بہ تہ	تَفَاوُتٍ	فرق، خلل

ہولناک آواز	شَهِيق	تھکی ماندی (نگاہ)	حَسِير
ڈرانے والا	نَذِير	گروہ، جماعت	فَوج
پتھر برساتی آندھی	حَاصِبًا	تابعدار، نرم	ذَلُولًا
دوبارہ اٹھنا	النُّشُور	بہتا ہوا پانی	مَعِين

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 11

بہت برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں (ساری) بادشاہی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے، اور وہ غالب، بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کیے؛ تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی خلل نہیں دیکھو گے؛ پس نظر دوڑاؤ، کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نظر دوڑاؤ، نظر تمہاری طرف ذلیل اور تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔ اور ہم نے قریبی آسمان کو چراغوں سے سجایا اور انہیں شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنا دیا، اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہو گی؛ قریب ہے کہ وہ غصے سے پھٹ پڑے۔ جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے نگران ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا، مگر ہم نے جھٹلا دیا اور کہا: اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا، تم بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے؛ تو دوزخ والوں کے لیے (رحمت سے) دوری ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 12 تا 19

بے شک جو لوگ اپنے رب سے اس کے دیکھے بغیر ڈرتے ہیں، ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ اور تم اپنی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو، بے شک وہ سینوں کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ بھلا کیا وہ نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ اور وہ باریک بین، باخبر ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابعدار بنا دیا، پس اس کے راستوں میں چلو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ؛ اور اسی کی طرف دوبارہ اٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے، پھر وہ اچانک لرزنے لگے؟ یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا، تو (دیکھو) میرا انکار (یعنی عذاب) کیسا ہوا۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا جو پر پھیلائے اور سمیٹتے ہوئے (اڑتے) ہیں؟ رحمن کے سوا انہیں کوئی نہیں تھامے ہوئے؛ بے شک وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 20 تا 30

بھلا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر رحمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر (اللہ) اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں اڑے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو وہ زیادہ ہدایت پر ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر سیدھا چل رہا ہو؟ کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے؛ تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو؟ کہہ دیجیے: اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، اور میں تو صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب وہ اس (عذاب) کو قریب آتا دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے، اور کہا جائے گا: یہی ہے وہ جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ کہہ دیجیے: بھلا بتاؤ، اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے، تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟ کہہ دیجیے: وہی رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسا

کیا؛ پس تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔ کہہ دیجیے: بھلا بتاؤ، اگر تمہارا پانی (زمین میں) خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے بہتا ہوا پانی لے آئے؟

اہم نکات اور حاصل

سورت کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ زندگی آزمائش گاہ ہے اور کامیابی کا معیار اعمال کی مقدار نہیں بلکہ ان کی خوبی ہے: "أَحْسَنُ عَمَلًا"۔ کائنات کی بے عیب تخلیق، پرندوں کی پرواز، زمین کی تابعداری اور پانی جیسی عام نعمتوں کو غور کا موضوع بنا کر بتایا گیا ہے کہ غفلت دراصل نشانیوں کی کمی سے نہیں، دیکھنے والی نظر کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ آیات میں متعدد سوالات کا انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ مخاطب خود سوچنے پر مجبور ہو؛ یہ اسلوب تدریسی لحاظ سے بہت مؤثر ہے۔ جواب دوسرے پر تھوپنے کے بجائے اپنے دل سے نکلے۔ دوزخ والوں کا اعتراف کہ "اگر ہم سنتے یا سمجھتے" اس سورت کا دل ہے: سننا اور عقل دونوں سے کام لینے والا تباہی سے بچتا ہے۔

اختتام

مختصر یہ کہ سورۃ الملک توحید، قدرت اور آخرت کی یاد دہانی کی جامع سورت ہے، جس کا مطالعہ روزمرہ معمول بنانے کی خاص ترغیب دی گئی ہے۔ آیات 2 تا 4، آیت 15 اور آخری آیت 30 کے ترجمے خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المعارج کی آیات کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ المعارج قرآن مجید کی ستر ویں سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل چوالیس آیات ہیں۔ سوال میں کسی مخصوص آیت نمبر کی حد بندی کیے بغیر "سورۃ المعارج کی آیات" کہا گیا ہے، اس لیے اس جواب میں پوری سورت کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ "المعارج" کا مطلب ہے بلندیوں کی سیڑھیاں یا چڑھنے کے درجے، اور سورت میں فرشتوں اور روح کے اللہ کی طرف چڑھنے کا ذکر اسی مناسبت سے آیا ہے۔ سورت کا مرکزی مضمون قیامت کے عذاب کی حقیقت، انسان کی فطری کمزوریاں، یعنی بے صبری اور بخل، اور ان سے نجات پانے والوں کی صفات ہیں، جو نماز کی پابندی، مال میں مقررہ حق، قیامت کی تصدیق اور امانت و عہد کی پاسداری کی صورت میں گنوائی گئی ہیں۔ یہ صفاتِ مومنین کا حصہ اس سورت کو اخلاقی تربیت کا بہترین درس بناتا ہے۔ جواب میں پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں، پھر پوری سورت کا بامحاورہ ترجمہ تین گروہوں میں پیش کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "سَأَلَ سَائِلٌ" یعنی ایک مانگنے والے نے مانگا (یعنی عذاب طلب کیا)، "بِعَذَابٍ وَاقِعٍ" یعنی واقع ہونے والے عذاب کو، "ذِي الْمَعَارِجِ" یعنی بلندیوں (سیڑھیوں) والا، "تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ" یعنی فرشتے اور روح چڑھتے ہیں، "فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا" یعنی خوبصورت صبر اختیار کیجیے، "كَالْمُهْلِ" یعنی پگھلی ہوئی دھات جیسا، "كَالْعِهْنِ" یعنی رنگی ہوئی اون جیسا، "يَوَدُّ الْمُجْرِمُ" یعنی مجرم چاہے گا، "لَوْ يَفْتَدِي" یعنی کاش وہ فدیے میں دے دے، "وَصَاحِبَتِهِ" یعنی اپنی بیوی کو، "وَفَصِيلَتِهِ" یعنی اپنے خاندان، کنبے کو، "نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ" یعنی کھوپڑی کی کھال اتار لینے والی (آگ)، "هَلُوعًا" یعنی بہت گھبرانے والا، بے صبر، "جَزُوعًا" یعنی بہت جزع فزع کرنے والا، "مَنُوعًا" یعنی روکنے والا، بخیل، "حَقٌّ مَعْلُومٌ" یعنی مقررہ حصہ، "الْمَحْرُومِ" یعنی وہ محروم جو مانگتا بھی نہیں، "مُشْفِقُونَ" یعنی ڈرنے والے، اور "لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ" یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے۔

جدول 1: سورۃ المعارج کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
الْمَعَارِج	بلندیاں، سیڑھیاں	تَعْرُجُ	چڑھتے ہیں
الْمُهْل	پگھلی دھات	الْعِهْن	رنگی ہوئی اون
يَفْتَدِي	فدیے میں دے	فَصِيلَتِهِ	اس کا خاندان
نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ	کھال اتارنے والی	هَلُوعًا	بے صبر، گھبراہٹ والا
جَزُوعًا	جزع کرنے والا	مَنُوعًا	بخیل، روکنے والا
الْمَحْرُوم	محروم (نہ مانگنے والا)	مُشْفِقُونَ	ڈرنے والے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 18

ایک مانگنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کو مانگا، جو کافروں کے لیے ہو گا، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے ہے جو بلندیوں والا ہے۔ فرشتے اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس خوبصورت صبر اختیار کیجیے۔ بے شک وہ اس (عذاب) کو دور سمجھتے ہیں، اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات جیسا ہو جائے گا، اور پہاڑ رنگی ہوئی اون جیسے ہو جائیں گے، اور کوئی قریبی دوست کسی قریبی دوست کا حال نہ پوچھے گا؛ وہ انہیں دکھا دیے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں کو فدیے میں دے دے، اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو، اور اپنے اس خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا، اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو، پھر یہ فدیہ اسے بچا لے۔ ہرگز نہیں! وہ تو بھڑکتی آگ ہے، کھوپڑی کی کھال اتار لینے والی؛ وہ اسے بلاتی ہے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا، اور (مال) جمع کیا اور گن گن کر رکھا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 19 تا 35

بے شک انسان بے صبر (اور حریص) پیدا کیا گیا ہے؛ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے، اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو روکنے والا (بخیل) بن جاتا ہے؛ مگر نمازی (ایسے نہیں ہوتے)؛ وہ جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں؛ اور وہ جن کے مالوں میں مقررہ حق ہے، مانگنے والے کے لیے اور محروم کے لیے؛ اور وہ جو جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں؛ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں؛ بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا ہے جس سے بے خوف نہیں ہوا جا سکتا؛ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا ان کنیزوں کے معاملے میں جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے، کیونکہ ان پر کوئی ملامت نہیں؛ پھر جو اس کے علاوہ کچھ چاہیں وہی حد سے بڑھنے والے ہیں؛ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں؛ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے ہیں، اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں؛ یہی لوگ باغات میں عزت دیے گئے ہوں گے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 36 تا 44

پھر ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ وہ آپ کی طرف گردنیں اٹھائے دوڑتے آتے ہیں، دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ؟ کیا ان میں سے ہر شخص یہ طمع رکھتا ہے کہ اسے نعمتوں والے باغ میں داخل کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں! ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ پس میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ بے شک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ہم (ان کی جگہ) ان سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ پس انہیں چھوڑ دیجیے کہ وہ باطل میں ڈوبے رہیں اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اس دن سے ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے تیزی سے نکلیں گے، گویا وہ کسی نشان (یا بت) کی طرف دوڑ رہے ہیں؛ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہو گی؛ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

اہم نکات اور حاصل

اس سورت کی بڑی تعلیم انسان کے نفسیاتی نقشے کی صورت میں سامنے آتی ہے: انسان فطرتاً جلد باز، تکلیف میں گھبرانے والا اور نعمت ملنے پر بخیل بن جاتا ہے، اور اس فطری کمزوری کا علاج نماز کی ہمیشگی سے شروع ہوتا ہے۔ نجات یافتہ لوگوں کی آٹھ صفات میں عبادت کے ساتھ سماجی ذمہ داری کو پوری جگہ ملی ہے: مال میں سائل و محروم کا مقررہ حق، امانت و عہد کی پاسداری اور سچی گواہی۔ یہ بات بھی نمایاں ہے کہ رشتوں کی محبت دنیا تک ہے؛ قیامت کے دن مجرم اپنے قریب ترین رشتے بھی فدیے میں دینا چاہے گا مگر کوئی فدیہ قبول نہیں ہو گا۔ اس لیے نجات کا راستہ دنیا میں ہی ایمان و عمل سے بنتا ہے۔

اختتام

مختصر یہ کہ سورۃ المعارج قیامت کی یقینی آمد، انسانی فطرت کی کمزوری اور نمازی مومنین کی صفات پر مشتمل جامع اخلاقی درس ہے۔ آیات 19 تا 35 یعنی صفاتِ اہلِ نجات والا حصہ امتحانی لحاظ سے سب سے نمایاں ہے، اسے خاص توجہ سے لکھا جائے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com